



سوال

(20) کفر اعمتادی اور عملی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

"وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ تُمُّ الْكَافِرُونَ" کی وضاحت فرمادیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”بے شک اللہ عزوجل نے یہ آیات نازل فرمائیں:

وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ تُمُّ الْكَافِرُونَ ٤٤ ... سورة المائدة

فَأُولَئِكَ تُمُّ الظَّالِمُونَ ٤٥ ... سورة المائدة

فَأُولَئِكَ تُمُّ الْفَاسِقُونَ ٤٧ ... سورة المائدة

”یعنی جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی کافر ہیں۔“

آیت 45 میں فرمایا:

”وہی لوگ ظالم ہیں۔“

آیت نمبر 47 میں فرمایا:

”وہی لوگ نافرمان ہیں۔“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ آیات اللہ تعالیٰ نے یہود کے دو گروہوں کے متعلق نازل کیں۔ جن میں سے ایک دوسرے پر جاہلیت میں غالب آگیا۔ حتیٰ کہ وہ



آپس میں اس بات پر رضامند ہو گئے اور صلح کر لی کہ ہر مغلوب مقتول جسے غالب نے قتل کیا تو اس کی دیت پچاس (50) وسق ہے اور ہر غالب مقتول جسے مغلوب نے قتل کیا تو اس کی دیت سو (100) وسق ہے۔

اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) مدینہ تشریف لے آئے تو ان دونوں کی عزت و مقام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے کمی واقع ہوئی اور ان دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر غلبہ پایا تھا نہ ہی ان کی صلح کو پامال کیا تھا۔

اسی دوران مغلوب گروہ میں سے کسی نے غالب گروہ کے کسی فرد کو قتل کیا تو انہوں نے سو (100) وسق دیت کا مطالبہ کیا تو مغلوب گروہ نے کہا: کیا کبھی دو ایسے قبیلوں میں ایسا ہوا ہے کہ جن کا دین، نسب، علاقہ ایک ہو اور ان میں ایک کی دیت دوسرے سے نصف (آدھی) ہو۔ ہم تو تمہیں صرف تمہارے ظلم و زیادتی اور ڈر کی وجہ سے پوری دیت دیتے رہے ہیں۔ اب جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگئے ہیں تو ہم تمہیں کچھ نہیں دیں گے۔ تو ان کے درمیان جنگ دوبارہ بھٹکنے کے قریب تھی کہ پھر وہ اس بات پر راضی ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپس میں ثالث مقرر کر لیں۔ پھر غالب گروپ نے (آپس میں مشورہ کرتے ہوئے) کہا:

"اللہ کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ان (مغلوب) سے وہ نہیں لے کر دیں گے جو تم بطور دیت انہیں نصف دیتے ہو۔ اور مغلوب گروہ نے سچ کہا ہے کہ وہ تو ہمیں یہ ہمارے ظلم و غلبہ کی وجہ سے ہی ہمیں دیتے ہیں۔ لہذا مخفی طور پر کسی کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجنا کہ وہ ان کی رائے معلوم کر لے تاکہ اگر وہ تمہیں (غالب گروہ کو) تمہاری مرضی کے مطابق دیں گے تو انہیں حاکم مقرر کر لو اور اگر وہ اس پر راضی نہیں ہیں تو پھر ان سے بچتے ہوئے ان سے فیصلہ نہ کراؤ۔

تو انہوں نے منافقین کو خفیہ طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تاکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے معلوم کریں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے سارے معاملے کی خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا مَحْزَنَ لَكَ الَّذِينَ يُدْرِعُونَ مِنَ الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا

۴۱ ... سورة المائدة

"اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تجھے وہ لوگ عملگین نہ کریں جو کفر میں جلدی کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہوں نے لپٹنے مومنوں سے کہا: "ہم ایمان لائے۔"

آیت نمبر 47 تک نازل فرمائی کہ:

"جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی نافرمان ہیں۔"

پھر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! یہ آیت ان دونوں کے متعلق نازل ہوئی اور یہ دونوں گروہ ہی اللہ کی مراد ہیں۔"

یہ حدیث حسن ہے۔ (سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: 25521)

جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ یہ تینوں آیات:

فَأُولَئِكَ يَوْمَ الْكُفْرَانِ ... سورة المائدة ۴۴

فَأُولَئِكَ يَوْمَ الظُّلُمِ ... سورة المائدة ۴۵

فَأُولَئِكَ يَوْمَ الْفِتَنِ ... سورة المائدة ۴۷



یہود کے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کے اس قول "اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری پسند تمہیں دے دیں تو انہیں حاکم بنا لو اور اگر وہ تمہیں نہ دیں تو ان سے بچتے ہوئے انہیں حاکم نہ بناؤ۔" کے بارے میں نازل ہوئی۔

اور قرآن نے ان کے اس قول کی طرف ان آیات سے پہلے اشارہ کرتے ہوئے کہا:

يَقُولُونَ اِنْ اَوْثِقْنَا بِذٰلِكَ وَاَنْزَلْنَا وَاَنْزَلْنَا وَاَنْزَلْنَا وَاَنْزَلْنَا ... سورة المائدة ٤١ ... سورة المائدة

”وہ کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ چیز دے دی گئی تو لے لو، اور تمہیں نہ دی گئی تو (اس صورت میں) بچنا۔“

یہ بات معلوم ہوگئی تو ان آیات کو بعض مسلمان حکمرانوں اور ان کے حج جو رضی قوانین سے جو اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں کیے، فیصلے کرتے رہیں پر چسپاں کرنا جائز نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس وجہ سے ان کی تکفیر کرنا انہیں ملت اسلامیہ سے باہر نکال دینا جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں، اجازت نہیں۔

اگرچہ وہ اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرنے کی وجہ سے مجرم ہیں۔ (لیکن) اس وجہ سے ان کی تکفیر جائز نہیں اس لیے کہ یہ فیصلہ کرنے کے اعتبار سے حکم میں یہود کی طرح ہیں۔ (لیکن) اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ پر ایمان لانے اور اس کی تصدیق کرنے کی وجہ سے یہود کے مخالف ہے کیونکہ یہود اور کفار منزل من اللہ پر ایمان و تصدیق نہیں کرتے بلکہ وہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر یہود کا یہ قول اس پر دلیل ہے کہ "اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں (تمہاری مرضی کے مطابق) نہیں دیتے تو پھر بچو۔"

اس پر مستزاد یہ کہ وہ مسلمان بھی نہیں ہیں۔

اس تفصیل سے واضح ہوا کہ کفر کی دو قسمیں ہیں۔

(1)۔ اعتقادی

(2)۔ عملی

اعتقاد کا مقام دل اور عمل کا مقام دیگر اعضاء ہیں۔

لہذا جس کا عمل شریعت کی مخالفت کی وجہ سے کفر ہے اور وہ دل میں موجود جاگزیں کفر کے مطابق بھی ہے تو یہ اعتقادی کفر ہے جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائے گا اور اس کے مرتکب کو ہمیشہ کے لیے داخل جہنم کرے گا اور اگر عمل شریعت ہونے کے باعث کفر یہ ہے، لیکن دل کا معاملہ اس کے برعکس ہے وہ اپنے رب کے فیصلے پر ایمان رکھتے ہوئے اپنے عمل سے اس کی مخالفت کرتا ہے، تو اس کا یہ کفر عمل ہے، کفر اعتقادی نہیں۔

ایسا شخص رب تعالیٰ کی مشیت کے تحت ہے، چاہے تو عذاب دے، اگر چاہے تو بخش دے اور کفر کی اس قسم پر ان احادیث کو محمول کیا جائے گا جن میں معصیت کے ارتکاب پر لفظ کفر لاگو ہوا ہے۔ چند ایک حسب ذیل ہیں:

1۔ لوگوں میں دو کفر کی خصلتیں ہیں۔ (1) نسب میں عیب جوئی۔ (2) میت پر نوحہ کرنا۔ (صحیح مسلم)

2۔ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔ (صحیح الجامع الصغیر 3/83/3101)

3۔ مسلمان کو گالی دینا فسق اور لڑائی کرنا کفر ہے۔ (مسلم)



4- نسب سے بیزاری اللہ کے ساتھ کفر ہے اگرچہ یہ بیزاری کم ہی ہو۔ (الروض الضمیر: 587)

5- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بیان کرنا شکر اور اسے بیان نہ کرنا کفر ہے۔ (سلسلۃ الصحیحہ: 667)

6- میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ (مستق علیہ)

اس طرز کی بے شمار احادیث ہیں۔ جنہیں بیان کرنے کا یہ مقصد نہیں کہ پس جس مسلمان نے ان گناہوں کا ارتکاب کیا تو اس کا یہ کفر عملی ہے۔ یعنی وہ کفار کا سا عمل کر رہا ہے۔ سوائے اس کے وہ اس گناہ، معصیت کو جائز سمجھے اور اسے گناہ ہی نہ جانے تو اس صورت میں وہ کافر ہے اور اس کا خون جائز ہے۔ اس لیے کہ وہ کفار کے عقیدے میں ان کا شریک ہو گیا ہے۔

اور منزل من اللہ کے علاوہ سے فیصلہ کرنا کبھی بھی اس قاعدے سے خارج نہیں ہو سکتا۔

اس موقف کو سلف کے قول سے بھی تقویت ملتی ہے کہ وہ آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ یہ "کفر دون کفر" ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترجمان القرآن سے اس بارے میں صحیح ثابت ہے۔ پھر ان سے بعض تابعین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حاصل کیا ہے۔ اور مجھے اس بارے میں جو میسر ہوا اسے بیان کروں گا شاید کہ یہ بینارہ راہ بن جائے ان لوگوں کے سامنے جو اس اہم مسئلہ میں موجودہ دور میں گمراہ ہو گئے ہیں اور وہ خوارج سے دور رہیں جو گناہوں کے ارتکاب پر مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں۔ اگر وہ مسلمان نمازیں پڑھتے ہوں روزہ رکھتے ہوں۔

1- امام ابن جریر طبری (10/355/12053) نے صحیح سند کے ساتھ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ:

وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ٤٤ ... سورة المائدة

یہ کفر لیکن اللہ اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر جیسا نہیں ہے۔

2- اس آیت سے متعلق ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی دوسری روایت میں ہے:

”یہ وہ کفر ہے جس کی طرف (خوارج) گئے ہیں۔ یہ وہ کفر نہیں جو ملت اسلامیہ سے نکال دے یہ کفر دون کفر ہے۔“

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ (2/313) نے اسے "صحیح الاسناد" قرار دیا ہے اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے موافقت کی ہے۔ بہتر یہ تھا کہ وہ فرماتے: اس کی سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔ اس لیے کہ اس کی سند اسی طرح ہے۔

پھر میں نے تفسیر ابن کثیر (6/163) میں دیکھا کہ انہوں نے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔

"صحیح علی شرط الشیخین" اور مستدرک کے مطبوعہ نسخہ میں یہ رہ گیا ہے اور اسی بات کو امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابن ابی حاتم کی طرف اختصار کے ساتھ منسوب کیا ہے۔

3- سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علی بن ابی طلحہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جس نے اللہ کے نازل کردہ کا انکار کیا تو اس نے کفر کیا اور جس نے اللہ کے نازل کردہ کا اقرار کیا اور اس کے مطابق فیصلہ نہ کیا تو وہ فاسق ہے۔ (ابن جریر طبری: 12063)



قلت: ابن ابی طلحہ رحمۃ اللہ علیہ کا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع نہیں ہے لیکن شاہد میں جمید ہے۔

4- ابن جریر (12047) سعید المکی عن طاؤس کے طریق سے آیت ذکر کر کے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا:

”یہ وہ کفر نہیں جو ملت سے نکال دے“ اور اس کی سند صحیح ہے۔

سعید المکی، ابن زیاد الشیبانی ہے جسے ابن معین رحمۃ اللہ علیہ، عیسیٰ ابن حبان وغیرہم نے ثقہ قرار دیا ہے اور اس سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

5- ابن جریر (25، 12، 26، 12) نے دو سندوں سے عمران بن حدید سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا: ابو مجلز تابعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بنو عمرو بنوسدوسیا اباضیہ (خوارج کا ایک گروہ) کے کچھ لوگ آئے اور کہا: آپ کا اللہ تعالیٰ کے فرمان:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

کے متعلق کیا خیال ہے کہ یہ حق ہے؟

ابو مجلز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جی ہاں:

انہوں نے کہا:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ بُرِّئُوا مِنَ الظَّالِمِينَ ۴۵ ... سورة المائدة

بھی حق ہے۔

ابو مجلز نے کہا: جی ہاں! انہوں نے پھر:

فَأُولَئِكَ بُرِّئُوا مِنَ الظَّالِمِينَ ۴۷ ... سورة المائدة

سے متعلق پوچھا: کہ یہ بھی حق ہے؟

ابو مجلز نے فرمایا: یہ بھی حق ہے۔ ان لوگوں نے کہا: اسے ابو مجلز کیا یہ (حکمران) اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں؟

ابو مجلز نے فرمایا: ان کا دین وہی ہے جسے انہوں نے اختیار کیا ہے (یعنی اسلام) اسی کو وہ بیان کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو بھی جانتے ہیں کہ جو کام وہ نہیں کرتے تو وہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ تو ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے۔ آپ خوف زدہ ہو ڈرتے ہو۔

ابو مجلز نے فرمایا: تم مجھ سے زیادہ اس کے حقدار ہو اور تم اسے سمجھنے کے باوجود اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور یہ آیات یہود انصاری اہل شرک جیسوں کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔ اس کی سند صحیح ہے۔

کفر کی تفسیر



علماء کا اس آیت میں "کفر" کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اسناد کے ساتھ "پانچ مختلف اقوال نقل کر کے آخر میں یہ کہہ کر بات ختم کی کہ :
"میرے نزدیک یہ قول صواب درست ہے کہ یہ آیات کفار اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ اس لیے کہ ان کے ماقبل و مابعد آیات انہی کے متعلق نازل ہوئی ہیں اور یہی ان آیات میں مراد ہیں اور یہ آیات ان کی خبر ہی بیان کر رہی ہیں۔
اور یہ اول بہتر ہے۔"

اگر کوئی یہ کہے: اللہ تعالیٰ نے ہر وہ شخص جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے 'عام ذکر کیا ہے۔ آپ اسے (اہل کتاب کے متعلق) کیسے خاص کر رہے ہو؟
جواب دیا گیا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے متعلق جو منزل من اللہ کا انکار کرتے ہوئے فیصلہ نہیں کرتے 'عمومی خبر دی ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ بتلایا کہ اللہ کے حکم کو ترک کرنے کی بنیاد پر کافر ہیں۔

اور اسی طرح ہر اس شخص کے متعلق جو منزل من اللہ کا انکار کرتے ہوئے اس کے ساتھ فیصلہ نہ کرے 'وہ اللہ کا کفر کر رہا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ کے حکم کو یہ جان لینے کے بعد کہ اللہ نے اپنی کتاب میں اسے نازل کیا ہے، اس کے ساتھ فیصلہ کرنے سے انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہے! بالکل اسی طرح کہ کوئی شخص نبی کی نبوت کو چلنے کے بعد نبی ہونے کا انکار کر دے۔" (10/357)

خلاصہ کلام یہ کہ اللہ کے نازل کردہ کا انکار کرنے والے یہود کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔

جو اس انکار میں ان کا شریک ہو اور کافر اعتقاد ہی ہے اور جو انکار کرنے میں یہود کا شریک نہیں تو اس کا کفر عملی ہے 'اس لیے کہ وہ ان جیسا عمل کر رہا ہے (تاکہ عقیدہ اپنا رہا ہے) اس وجہ سے وہ گناہگار 'مجرم ہے لیکن دائرہ اسلام سے خارج نہ ہوگا جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے بیان ہو چکا۔

اور اس کی شرح و تفصیل امام حافظ ابو سعید القاسم بن سلام نے اپنی کتاب:

"کتاب الایمان" کے باب "الحزب من الایمان بالمعاصی" (ص 98-94) میں ذکر کی ہے۔ شائقین وہاں ملاحظہ کر لیں۔

یہ سب لکھنے کے بعد "مجموعہ الفتاویٰ 3/268" میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس تفسیر میں فرمایا:

"یعنی (کافر وہ ہے) جو منزل من اللہ کے علاوہ سے فیصلہ کرنے کو جائز و حلال جانتا ہے۔" پھر شیخ الاسلام نے ذکر کیا: (7/254)

"امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت میں مذکور کفر کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ کفر ایمان سے خارج نہیں کرتا 'ایمان کی طرح کفر کے بھی درجات ہیں، حتیٰ کہ وہ شخص (کو کفر کا مرتکب ہے) اس مقام پر آجائے کہ جس میں کوئی اختلاف نہ ہو (تو وہ کافر ہے)۔"

اور شیخ الاسلام نے ایک اور جگہ (7/312) پر فرمایا:

"اسلام کے قول کے مطابق جیسے انسان میں "ایمان اور نفاق" ہوتا ہے 'اسی طرح اس میں "ایمان اور کفر" بھی ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ کفر دائرہ اسلام سے نہیں نکالتا 'جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اصحاب نے اللہ کے فرمان "



وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ٤٤ ... سورة المائدة

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یہ کفر ملت اسلامیہ سے نہیں نکالتا۔

اور اسی کی امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر آئمہ رحمۃ اللہ علیہ نے پیروی کی ہے۔

سیدنا براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ٤٤ ... سورة المائدة

فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٤٥ ... سورة المائدة

فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ٤٧ ... سورة المائدة

کے متعلق ارشاد فرمایا:

"بِئْسَ فِي الْكُفَّارِ لُغْمًا"

"یہ آیات سب کافروں کے متعلق ہیں۔"

یہ حدیث صحیح ہے۔ (سلسلہ الصحیحہ: 2704)

یہ حدیث اس بات کی صریح دلیل ہے کہ ان تینوں آیات میں یہود و نصاریٰ کے کفار اور انہی کی مثل جو لوگ شریعت اسلامیہ اور اس کے احکامات کا انکار کرتے ہیں، مقصود ہیں اور جو کوئی بھی اگرچہ وہ بظاہر اسلام کا دعویٰ کرے، اس انکار میں حتیٰ کہ ایک حکم کا بھی انکار کر دے، وہ بھی ان میں شمار ہوں گے۔

لیکن یہ بات یاد رہے کہ جو شخص اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ کرتا ہے نہ ہی اس کا انکار، تو وہ اوپر بیان کردہ کافر کی طرح نہیں اور اس پر کفر کا حکم لگا کر ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کیا جائے گا، کیونکہ وہ مومن ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس کے کفر کو عمل کفر قرار دیا جائے گا۔ اس مسئلہ میں یہ بنیادی نقطہ ہے۔ جس سے اسلام کے مطابق فیصلہ کرانے کے خواہش مند بہت سے جذباتی نوجوان غافل ہیں۔ اسی بناء پر وہ بہت سے علاقوں میں ان حکمرانوں کے خلاف خروج کرتے ہیں جو اسلام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ بہت سے فتنے واقع ہو گئے ہیں اور ایسی جنگ جس کی کوئی تیاری نہیں ہے میں ناحق خون بہ رہا ہے۔

میرے نزدیک یہ فرض ہے کہ اسلام کو عقائد باطلہ، بے کار فیصلوں، مخالفت سنت آراء فاسدہ سے پاک و صاف کیا جائے اور اس مصفیٰ اسلام پر لوگوں کی تربیت کی جائے۔ واللہ المستعان۔ (نظم الفرائد؛ 1/57-64)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



ایمان کے مسائل کا بیان وعدہ "وعید" تارک الصلاة کا حکم صفحہ : 97

محدث فتویٰ